بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۷ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ش | ۱۹ شوال ۱۳۶۳ھ | ۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۵ اخاء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۶ بجے شام بذریعہ فون یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کے درد نقرس میں کمی ہے۔ مگر پورے طور پر رفع نہیں ہوا۔ گزشتہ رات سے گلے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو زکام کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۵ ماہ اخاء ۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ڈلہوزی سے تشریف لے آئے ہیں ۔ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کو آج بخار تو نہیں لیکن گلے میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۹ شوال ۱۳۶۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا پہلا عقیدہ

نبی کے کتاب لانے یا نہ لانے کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر "بیان القرآن" وغیرہ میں اور حال میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا ہے۔ کہ نبی کے لئے کتاب لانا ضروری ہے۔ اس ادعا کی تردید کا پہلا اور بہترین طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی طرف رجوع ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے آپ کو حکم عدل بنا کر بھیجا۔ سو ئیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ فیصلے پیش کئے جن میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ نبی کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلوں کے بعد کسی اور کے بیان کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تاہم ایک صورت اور بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ دیکھا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور تصانیف سے علماء جماعت اور مصنفین نے کیا اثر لیا۔ اس کے لئے ایک آدھ حوالہ ہی کافی ہوگا۔

"حضرت عیسٰے کے صاحب شریعت نہ ہونے کا ثبوت" کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سوال اور اس کا جو جواب اخبار الحکم ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا وہ درج ذیل ہے

سوال:۔ عیسیٰ علیہ السلام کے موسوی خلیفہ ہونے اور صاحب شرع رسول نہ ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہٖ نوحاً کا کیا جواب ہے

جواب (۱) سورہ مزمل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً یعنی ہم نے تمہاری طرف ایسا ہی ایک رسول بھیجا ہے۔ جیسا کہ فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب شریعت بذات خود نبی تھے ویسے ہی حضرت موسےٰ بھی تھے۔ جن سے آپکو تشبیہ دی گئی اگر آنحضرت اور موسےٰ کے درمیانی زمانہ میں کوئی اور بھی صاحب شریعت نبی ہوتا تو اس کا حوالہ دیا جاتا۔ اور کیوں نہ فرمایا کمثل عیسیٰ ۔

(۲) قرآن شریف میں ہے ومن قبلہٖ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ (پ ۲۶ ع ۲) یعنی اس قرآن سے پہلے صرف موسےٰ ہی کی کتاب ہے۔ جو کہ امام اور رحمت ہے یعنی شریعت ہے۔ جس پر کما حقہ عمل کرکے انسان قرب اللہ کے عالی مراتب حاصل کر سکتا ہے۔

پس اگر قرآن شریف اور توریت کے درمیان کوئی اور کتاب بھی شریعت ہوتی یا نبی صاحب شریعت ہوتا تو اس کی کتاب کو امام اور رحمت کہا جاتا۔ اور اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ صاحب شریعت نہ تھے۔

(۳) انجیل کے معنے خود بشارت یا خوشخبری کے ہیں۔ اور اس قسم کی بشارتیں عموماً خدا کے برگزیدوں پر نازل ہوا کرتی ہیں۔ اس میں کوئی خصوصیت مسیح علیہ السلام کی نہیں ہے۔ اور نہ اس میں کوئی شریعت ہے۔ اور نہ انجیل کا خود دعوےٰ صاحب شریعت ہونے کا ہے۔ خود مسیح کا قول ہے کہ میں توریت سے کوئی نقطہ اوپر تلے کرنے نہیں آیا۔ یعنی اسے برقرار رکھتا ہوں۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھے۔

(۴) اس وقت عیسائی اقوام کا عمل درآمد بھی ایک بڑا ثبوت ہے۔ کہ انجیل شریعت نہیں ہے۔ اور نہ مسیح صاحب شریعت کیونکہ ان کو تمدنی اور سیاسی زندگی کے لئے خود قوانین وضع کرنے پڑتے ہیں۔

(۵) سورہ احقاف آخری رکوع میں ہے کہ نفراً من الجن نے اپنی قوم سے جا کر کہا انّا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسیٰ مصدقاً لما بین یدیہ کہ ہم ایک کتاب سن آئے ہیں۔ جو موسےٰ کے بعد نازل ہوئی۔ پس اگر درمیانی زمانہ میں انجیل شریعت اور مسیح صاحب شریعت ہوتے۔ تو وہ کہتا۔ کہ جو عیسےٰ کے بعد نازل ہوئی

(۶) آل عمران میں مسیح کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل جس سے ظاہر ہے کہ کتاب توریت کی تعلیم مسیح کو دی گئی تھی۔ اور انجیل صرف حکمت اور دانائی کی باتیں تھیں۔ نہ کہ شریعت۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اس سے ثابت ہے۔ کہ مسیح سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ کہ آپ کو کسی سابقہ کتاب کی تعلیم نہیں دی گئی۔ خدا تعالےٰ نے خود آپ کو بلاواسطہ تعلیم اور شریعت دی۔ افسوس ان مولویوں پر جو حضرت مسیح کا درجہ آنحضرت سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں!" (الحکم ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۷ء ص ۳)

اوپر کے اس مضمون کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عین حیات میں جماعت احمدیہ نے بھی یہی اثر قبول کیا ہوا تھا۔ کہ نبی بغیر کتاب کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور کہ بنی اسرائیل میں کئی نبی بغیر نئی کتاب و شریعت کے ہوئے۔ جن میں ایک حضرت عیسےٰ بھی تھے۔

اب ایک مثال اس امر کی پیش کی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اور اختلاف پیدا ہونے سے پہلے بھی جماعت احمدیہ کے دونوں فریقوں کا یہی اعتقاد تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ کہ نبی کے لئے کتاب لانا اور شارع ہونا ضروری نہیں۔ اور کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہرگز صاحب شریعت و کتاب نہ تھے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

… صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

یہ شہادت مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ کی ہے۔ جو ماہ اگست ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی جبکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا۔

(الف) "حضرت موسیٰ کی شریعت قائم رکھنے اور تجدید کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء آئے"۔
(عسل مصفیٰ جلد اول صفحہ ۱۱۹)

(ب) "جیسے حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری تابع شریعت موسوی نے بعض حصہ توریت شریف کی تفسیر بوحی الٰہی دنیا پر ظاہر کی تھی۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تابع شریعت محمدی نے بعض حصہ قرآن کریم کی اصلی تفسیر بالہام الٰہی ظاہر کی"۔ (ایضاً)

(ج) "اب تمام دنیا پر روشن ہے (دیگر بنام بلانگ پر نہیں) کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی جدید شریعت نہیں لائے تھے بلکہ اسی موسوی شریعت کے پیرو تھے اور اسی کی تجدید کیلئے آئے تھے"۔
(" " صفحہ ۱۲۰/۱۲۱)

(د) پھر لکھا ہے کہ:۔
"جیسے مسیح ناصری ایک نبی اسرائیل کے گھرانے کے سب سے بڑے رسول کی شریعت کے تابع تھے ایسے ہی مسیح موعود نبی اسماعیل کے گھرانے کے سب سے بڑے بلکہ دنیا کے تمام رسولوں سے بڑے رسول کی شریعت کے تابع ہیں"۔
(" " صفحہ ۶۳۵)

(نوٹ) یہ چاروں حوالے اس کتاب کے ہیں جس پر مولوی محمد علی صاحب امیر قوم پیغامی ریویو کرتے ہوئے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ یہ کتاب "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا ایک خلاصہ ہے"۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نو فیصلوں اور حضور کی زندگی میں اور حضور کی وفات کے بعد ۱۹۱۴ء تک جماعت احمدیہ کے دونوں فریقوں کا یہی اعتقاد تھا کہ نبی کیلئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ نبی بغیر شریعت کے بھی ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں بکثرت ایسے نبی ہوئے اور انہیں سے ایک حضرت عیسیٰ بھی ہیں جو صاحب شریعت نہ تھے۔ مگر ان تمام بیانات وشہادات اور فیصلجات کو ملیامیٹ کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ نبی کیلئے کتاب لانا ضروری ہے۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود کوئی کتاب نہیں لائے اسلئے آپ نبی نہ تھے مگر یہ سب منا گھڑت اور متبدل باتیں ہیں۔ سید احمد علی سیالکوٹی

پرائیویٹ سیکرٹری کو خط لکھنے کے متعلق ضروری اعلان

بعض دوست پرائیویٹ سیکرٹری کو آفیشل امور کے متعلق خط لکھتے وقت خاکسار کا نام پتہ میں تحریر فرما دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ڈاکخانہ والے وہ خط خاکسار کے پاس بھیجدیتے ہیں اور بعض دفعہ خاکسار بیماری یا کسی وجہ سے رخصت پر ہوتا ہے تو خواہ مخواہ دیر لگ جاتی ہے اور اگر حضرت صاحب کے ارشاد کے جواب میں وہ خط ہو تو حضور کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام آفیشل خط وکتابت صرف پرائیویٹ سیکرٹری کے پتہ پر ہو۔ کسی کا نام نہ لکھا جائے۔ یعنی پتہ لکھتے وقت نام نہ لکھا جائے صرف عہدہ (پرائیویٹ سیکرٹری) لکھا جائے۔ تا جو شخص بھی دفتر میں کام کرتا ہو حضور کے ارشاد کی تعمیل کر سکے اور ایک دن کی بھی دیر نہ ہو۔

عبدالرحیم درد

جرمنی کی قید سے ایک احمدی کا خط

چودھری طالب حسین صاحب جنگی قیدی (ولد چودھری کمال دین صاحب ساکن جہت پور بکہ پاں ضلع ہوشیارپور) کے متعدد خطوط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوئے ہیں کہ وہ اس وقت جرمنی کی قید میں ہیں۔ ان کے ساتھ اور پانچ احمدی بھی تھے جو اب دوسرے کیمپ میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو بخیروعافیت واپس لائے۔ چودھری صاحب کا پتہ درج ذیل ہے۔

Sgt, Talib Hussain P.O.W. No 8900
Stalag 315 EPINAL (FRANCE)

(پرائیویٹ سیکرٹری)

امریکہ میں مبلغ بھیجنے کی فوری ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک نہایت قابل وہوشیار مبلغ شمالی امریکہ بھیجنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے کسی صاحب کی نظر میں جو ایسے موزوں واعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دوست ہوں ان کے نام پتہ وغیرہ ضروری کوائف سے جلد تر مطلع فرما کر ممنون کریں۔ اور اگر دوست اپنے آپ کو خود پیش کرنا چاہیں تو اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

تحدیث نعمت اور اظہار تشکر وامتنان

الحمد للہ کہ سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہات کریمانہ اور دعاؤں کی طفیل اللہ کریم نے فضل سے عزیز عبدالقادر رحیم کو ترقی دے کر نوازا اور ہمیں شکر گزاری واحسانمندی کا ایک اور موقعہ عطا فرمایا۔

عزیز کو اسسٹنٹ انسپکٹنگ آفیسر کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔ جو گزیٹیڈ پوسٹ ہے۔ بزرگان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعاء سے مدد فرما دیں کہ اللہ کریم حسن وخوبی سے خدمات مفوضہ کی انجام دہی کی توفیق بخشے اور مزید ترقیات عطا فرمائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء ہے

اگر آپ کا ایمان۔ آپ کا اخلاص۔ آپ کا تقویٰ آپ کے دل کو مجبور کر رہا ہے کہ تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں شامل ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور نہ صرف آپ کا سال دہم ہی ابھی واجب الادا ہے۔ بلکہ گذشتہ سالوں میں بھی کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ تو آپ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں کہ ۳۰ نومبر ۴۴ء سے قبل اپنا دس سالہ چندہ مکمل مرکز میں داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

رسالہ فرقان کے متعلق ضروری اعلان

رسالہ فرقان کے کاتب صاحب کی اچانک اور بروقت بیماری کے باعث ستمبر کا رسالہ شائع نہیں ہو سکا۔ اب اکتوبر اور ستمبر کا رسالہ اکٹھا ۲۰؍ اکتوبر کو شائع ہو رہا ہے۔ احباب وخریدار صاحبان مطلع رہیں۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکا ان کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اسلئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔ بیگم چوہدری ناصر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

علمی مقالے۔ خدام؛ عام اسلامی مسائل سے واقف ہو کر آئیں

مہتمم اشاعت سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع ہماری عملی تربیت کا مظاہرہ ہے
خدام کثرت سے شامل ہوں

منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

انصار اللہ کو مستعد بنانے کے لئے چند تجاویز

ہمارے مکرم جناب خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے نے میرے ذریعہ اخبار الفضل کے لئے انصار اللہ کے متعلق ذیل کا مضمون بھیجا ہے مضمون نہائت قابل قدر اور انصار جماعت کے لئے قابل توجہ ہے۔ اس میں جناب چودہری صاحب نے انصار کے اس تبلیغی پروگرام کو جو مہینہ میں کم از کم ایک دن تبلیغ کرنے کے متعلق ہے۔ اس کو غیر مکتفی اور غیر مفید خیال کیا ہے۔ مجلس مرکزیہ انصار اللہ کو خود بھی اس امر کا احساس تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے اس کی بجائے پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس پر قادیان میں عمل شروع ہوگیا ہے۔ بیرونجات کے انصار میں بھی اس کی تحریک شروع کی جا رہی ہے یعنی اب بجائے مہینے میں ایک دن تبلیغ پر انصار کو بھیجنے کے حتی الوسع سال میں ایک ہی دفعہ پندرہ دن کے لئے تبلیغ پر بھیجا جایا کرے گا۔

پھر جناب چودہری صاحب نے قادیان میں درس و تدریس کے کام کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پہلے قادیان کی مسجد اقصےٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور پھر حافظ روشن علی صاحب درس دیا کرتے تھے۔ اب بھی اس قسم کے درس جاری ہونے چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں قادیان کی آبادی بہت محدود تھی۔ اس لئے تمام قادیان کے احمدیوں کے لئے ایک جگہ درس مسجد اقصےٰ میں یا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اپنے گھر پر بھی درس دیتے رہتے تھے۔ لیکن اب جبکہ آبادی بہت وسعت اختیار کر چکی ہے۔ اور قادیان سے باہر دُور دور فاصلہ پر بہت سے نئے محلے آباد ہو چکے ہیں درس و تدریس کا انتظام بھی محدود کرنا پڑا

چنانچہ آج کل قادیان کے ہر محلہ کی مسجد میں قرآن۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بالالتزام جاری ہے۔ مسجد اقصےٰ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ حدیث کا درس دیتے تھے اب مولوی ابوالعطاء صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے احادیث کے درس جاری کر دیئے۔ پھر مہمانوں کو پڑھانے اور تعلیم دینے کے لئے ایک پرانے مبلغ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقرر ہیں۔ اس لحاظ سے درس و تدریس کا کام پہلے کی نسبت کم تو نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ آبادی کی وسعت کے لحاظ سے درس و تدریس کے کام میں مزید وسعت کی ضرورت ضرور ہے۔ اور چودہری صاحب کے مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بارہ میں مزید غور کیا جائے گا۔

چودہری صاحب کے اس مضمون کو شکریہ کے ساتھ انصار جماعت کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے انصار جماعت اس کو توجہ سے پڑھیں گے۔ اور ان کی قیمتی نصائح پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں گے۔

خاکسار۔ شیر علی عفی عنہ

۱۶ اگست ۱۹۴۴ء کو مسجد دارالانوار میں انصار اللہ کی مجلس میں مجھے شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ اس وقت سے میرے دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ میں مجلس انصار اللہ کی کارروائی کے بارہ میں اپنے خیالات دوستوں کے سامنے پیش کروں۔ انصار اللہ کے بارے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے۔ کہ انصار اللہ کی کوشش کچھ کرنا چاہیئے تک ہی محدود رہتی ہے۔ اس لئے ان کو مستعد بنانے کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔

انصار اللہ کا نام

یہ مبارک نام قرآن شریف میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حواریوں کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلما احس عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔ امنا باللہ واشھد بانا مسلمون۔ (سورہ آل عمران رکوع ۵) حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو کہ خود بھی مسیح ہیں۔ یہ مبارک نام ہماری مجلس کو دیا ہے۔ اور چالیس اور چالیس سے زائد عمر والے سب احمدیوں کو اس مجلس میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کریم سورہ احقاف (رکوع ۲) سے ظاہر ہے کہ اربعین سنۃ کی عمر انسان کے کمال کو پہونچنے کی عمر ہے۔ ادھر خدا تعالےٰ نے ہمیں ہی امۃ وسطاً بنایا اور ہمیں ہی خیر الامۃ کا شرف بخشا۔ ان خطابات سے ظاہر ہے کہ ہمارے ذمہ یہ فرض لگایا گیا ہے۔ کہ ہم لوگوں کے لئے شاہد یعنی نمونہ بنیں اور خدا کا رسول ہمارے لئے نمونہ ہو۔ دوسرا فرض ہم پر یہ عائد کیا گیا ہے۔ کہ ہم آپس میں اور عام لوگوں کو معروف کام کی ترغیب دیں۔ اور بُرے کام سے روکیں۔ اس سے ظاہر ہوگیا۔ کہ انصار اللہ کے ذمہ یہی دو اہم ترین مقاصد ہیں۔

تین حصے

ہمارے پیارے امام نے جماعت احمدیہ کی عام لام بندی کے لئے جماعت کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یعنی انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ اور جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس وقت دنیا میں ترقی کرنے والی سب قوموں میں عام لام بندی کی رَو چلی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہمیں بھی عام لام بندی کی اشد ضرورت ہے اور جب تک یہ لام بندی مکمل طور پر نہ ہو۔ ہم اس مقابلہ میں کامیابی کی امید نہیں کر سکتے۔

انصار کا فرض

اس وقت ہماری جماعت میں یہ ذہنیت پائی جاتی ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کا نظام ہی تینوں گروہوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ حالانکہ اس گروپ کے لوگ اب بھی اشد عمر کو نہیں پہنچے۔ اور ابھی ان کی عمر تربیت کی عمر ہے۔ انصار اللہ ہی وہ گروہ ہے۔ جو جماعت کے لئے اس قرن یعنی موسم کے پختہ پھل ہیں۔ جن کی عمدگی پر ہی قرن کی کامیابی پرکھی جائیگی اس لئے ہم انصار اللہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کریں۔ مبادا ہمارے سبب سے ہمارے پیارے سلسلہ پر کوئی دھبہ آئے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم خدا کے فضل کے ساتھ پچھلے قرن سے بھی زیادہ سلسلہ کی کامیابی کو نمایاں کر دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے انصار اللہ

پہلے مسیح علیہ السلام کی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو منکر پایا۔ اور من انصاری الی اللہ پکارا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب اور دیگر بزرگان ہی تھے۔ جنہوں نے نحن انصار اللہ کی آواز دی فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر۔ ان میں سے بعض تو اپنے میثاق کو پورا کر کے اپنے مالک کی طرف رحلت کر گئے۔ اور بعض ابھی اس انتظار میں ہیں۔ ہم میں پھر ایک گروہ اور آیا۔ اور وُہ ان میں شامل ہوگیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو نہیں دیکھا لیکن مصلح موعود کا زمانہ پایا۔ اب ان سب کی ذمہ واری ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھائیں۔ اور سلسلے کے مدعا کو ترقی دیں۔

ہمارے کام کا پروگرام

قرون اول میں سے ہمارے کام کے دو حصے ہیں (۱) ادائگی حقوق اللہ (۲) ادائگی حقوق العباد پہلے حصہ کے ماتحت عبادات ہیں۔ اور دوسرے حصے کے ماتحت صداقت دیانت عورتوں سے نیک سلوک۔ یہی وہ کام ہے جن کو جماعت کی موجودہ حالت اور اس کی تربیت میں آسانی مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے امام نے فی الحال ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور بار بار تاکید فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر الامم کے فرائض کے ماتحت ہمارے دو کام ہیں۔ (۱) دین کی تبلیغ۔ (۲) تربیت یعنی اپنی اولاد اور مستورات کی تربیت بھائیوں کی اخلاقی نگرانی۔ پس مختصراً فی الحال ہمارے ذمہ یہ کام ہیں۔ (۱) عبادات (خاص طور پر نماز کو سنوار کر ادا کرنا) (۲) ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالنا (۳) دیانت کا ہمیشہ پابند رہنا (۴) عورتوں کے ساتھ ہمیشہ عدل اور احسان کے ساتھ سلوک کرنا۔ اِن چاروں کاموں میں ہم نے دنیا کے لئے نمونہ بننا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کی کامل طور پر پیروی کرنا ہے۔ (۵) ان سب نیک عادات میں جماعت کی نگرانی کرنا اور اس مقصد کے لئے حلف الفضول تیار کرنا جیسا کہ حضرت امام جماعت نے حال ہی کے اپنے ایک خطبہ میں خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ (۶) تبلیغ کے لئے بدل وجان کوشش کرنا۔

فی الحال یہی ہمارے کام کا پروگرام ہے اور ضروری ہے کہ ہم اس پروگرام کو اپنے ذہن میں خوب بٹھائیں۔ کیونکہ جب تک کسی کام کا پروگرام کسی کے ذہن نشین نہ ہو اس کا اس کام کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ آگے بڑھنا مشکل ہے۔

کامیابی کے لئے تیاری

کسی کام میں کامیابی کیلئے دو قسم کی تیاریاں نہایت ضروری ہیں (۱) سامان کی تیاری (۲) ذہنیت کی تیاری۔ اس امر میں سامان کی تیاری یہ ہے کہ ہم اپنے دینی علم میں ترقی کریں۔ اپنے اخلاق کو درست کریں۔ کیونکہ جب تک ہمیں یہ چیزیں حاصل نہ ہوں ہم نہ خود نمونہ بن سکتے ہیں اور نہ دوسروں کی نگرانی کر سکتے ہیں اور نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ان دو چیزوں کے حاصل کرنے کا یہ ذریعہ ہے کہ ہم قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خوب مطالعہ کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعود علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کو اپنے ذہن میں بٹھائیں۔ یہی وہ دولت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے آسمان سے اُتارا۔ تاکہ ہم خود بھی اس سے متمتع ہوں اور دنیا میں بھی اس کو پھیلائیں۔

پس ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہم قادیان میں اور بیرونجات کی جماعتوں میں اس دولت کے چرچے کی دھوم مچا دیں۔ یہاں تک کہ ہر شہر اور قصبہ اس سے گونج اُٹھے۔ مَیں نے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ اور نہ ہی حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کا زمانہ دیکھا۔ بلکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں سلسلہ میں داخل ہوا۔ لیکن آثار دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس وقت قادیان میں درس وتدریس کی وہ دھوم نہیں جو پہلے زمانہ میں تھی اسی سبب سے ہم میں عام طور پر تبلیغ کی وہ دھن نہیں جو پہلے لوگوں میں تھی۔ اس دھن کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ قادیان کے ہر محلے کی مسجد میں دن رات درس وتدریس کا انتظام کیا جائے کہیں قرآن شریف کا درس ہو کہیں اسوہ حسنہ کا درس ہو۔ کہیں کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہو۔ یہاں تک کہ باہر سے آنیوالا ہر شخص وہ نظارہ دیکھ لے جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پیشگوئی تھی "کہ وہ دولت کثرت سے لٹائے گا"۔

خدا کے فضل سے قادیان میں ہر فن کے کارخانے اور تجارتی منڈیاں کثرت سے بن رہی ہیں۔ لیکن اس دینی دولت کی منڈیاں اس کثرت سے نہیں ہیں جتنی کہ بنی چاہیئے تھیں اور جتنی کی ضرورت ہے۔ خدا کے فضل سے انصار اللہ میں ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو درس وتدریس کا کام کر سکتے ہیں۔ اور کرنے کو تیار بھی ہیں۔ ضرورت صرف انتظام کی ہے۔ اگر انتظام ہو کہ ایک وقت یا دو وقت ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کا محلہ کی حالت کے مناسب اوقات درس کے لئے مقرر کئے جائیں۔ کہیں صبح کہیں اشراق۔ کہیں ظہر وعصر کے درمیان کہیں عصر اور مغرب کے درمیان اور کہیں مغرب اور عشاء کے درمیان۔ تو ایک دین کے پیاسے کو اپنی حالت کے مطابق روزانہ ایک دو تین یا چار درسوں میں شمولیت کا موقع مل سکے گا۔

درس الحدیث

خدا تعالیٰ حضرت میر محمد اسحاق رضؓ صاحب کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آپ رحؒ نے درس وتدریس کے کام میں اپنی جان کو قربان کر کے ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ انصار اللہ میں اور بھی لوگ موجود ہیں جو اِس کام میں ان کی پیروی کرنے کے لئے بدل وجان تیار ہیں۔ انہی کے قدم پر چلتے ہوئے جناب سیّد ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔

اس درس وتدریس سے ہمارے کام کے لئے وہ سامان مہیا کیا جائے گا۔ جس کا مہیا ہونا کامیابی کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس سے قوم کی نگرانی اور تبلیغ میں ہمیں مہارت حاصل ہو گی۔

نگران مقرر کئے جائیں

بفضلِ خدا ہم میں اب بھی اچھی تعداد اِن لوگوں کی موجود ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت اولیٰ کا زمانہ پایا۔ انہی کے ذمہ یہ کام لگایا جائے۔ کہ وہ نگرانی کریں کہ جماعت کہاں تک عبادات میں (خاص طور پر نماز میں) اور صداقت ودیانت میں، عورتوں سے معاملہ میں اسوہ حسنہ کی پابندی کر رہی ہے۔ یہی لوگ حلف الفضول بھی بنیں اور مظلوموں کی داد رسی کریں۔ تاکہ قادیان کی جماعت سچ مچ صحیح معنوں میں امۃً وسطاً اور خیر الامۃ کے ناموں کی مصداق بن سکے۔ اور دیکھنے والا اقرار کرنے پر مجبور ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم قادیان میں اسلام کا اعلیٰ نقشہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں رہی تبلیغ۔ یہ تو ہر انصار اللہ کا کام ہے۔ اور درس وتدریس کے نتیجے میں لازمی طور پر اس کام کیلئے آمادگی پیدا ہو گی۔ اور اس وقت اس کام کے لئے جو حجاب ہے وہ دور ہو جائے گا۔

ذہنیت کی تیاری

رہا دوسرا کام ذہنیت کی تیاری۔ کہ لوگوں کے دماغ میں عام طور سے کام کے لئے جوش اور رو پیدا کر دی جائے۔ لوگ اپنے اپنے ذہن میں اپنے کام کا نقشہ اور پروگرام تیار کریں۔ تاکہ وہ جب بھی میدان میں نکلیں ان کو کام میں اجنبیت محسوس نہ ہو۔ یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ ایک آدمی جو اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو اس کو اچانک کہہ دیا جائے۔ کہ کل آپ کو فلاں گاؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے جانا ہے۔ تو یہ بات اسے سخت مشکل میں ڈال دے گی۔ کیونکہ نہ اسے گاؤں کے لوگوں سے واقفیت نہ ان کی ذہنیت کا علم۔ نہ ان کی حالت کی خبر ایسے لوگ تبلیغ کو جاتے ہیں مگر ان کے وقت کا بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور تبلیغ سے کما حقہٗ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن پھر بھی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ انصار اللہ کی میٹنگ بار بار ہو جس میں تبلیغ کی اہمیت اور تبلیغ کے پروگرام وغیرہ پر مزید بحث کی جائے۔ اور لوگوں کے حسب حال کام مقرر کر دیئے جائیں تاکہ وہ ان کے لئے پہلے سے تیاری کریں۔ جو ریٹائرڈ گورنمنٹ آفیسر ہیں۔ وہ اپنے سرکاری عہدہ دار دوستوں کو مدنظر رکھ کر پروگرام تیار کریں۔ کوئی تاجر ہو تو اپنے ہم پیشہ دوستوں کو مدنظر رکھ کر تبلیغ کے لئے تیاری کرے۔

الفضل مورخہ ۹ ستمبر میں مرکزی مجالس انصار اللہ کے عہدے داروں کی فہرست شائع ہوتی ہے۔ میں ان سے اُمید کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر غور فرمائیں گے۔

وقف کردہ جائداد مشترکہ کے متعلق ایک ضروری ہدایت

وہ دوست جنہوں نے ایسی جائداد وقف کی ہے جو کہ مشترکہ ہے۔ انکی طرف سے بعض کی تفصیل مکمل نہیں آرہی۔ ایسے دوستوں کو واضح ہونا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا ہے کہ وقف شدہ جائداد کا ریکارڈ بہت جلد تیار ہو۔ اس لئے خواہ جائداد ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ وہ اندازہ کر کے انہیں تقریباً اتنی جائداد مشترکہ حصہ سے ملیگی۔ اور اس کی اندازاً موجودہ قیمت یہ ہے۔ دفتر تحریک جدید کو بہت جلد مطلع کریں۔ تا حضور انور کے منشا مبارک کو بہت جلد پورا کیا جا سکے۔

انچارج تحریک جدید

سالانہ اجتماع — فوری تعمیل کیلئے

شوریٰ کے لئے ایجنڈے۔ تلقین عمل سے متعلق تجاویز۔ ورزشی مقابلوں۔ علمی مقابلوں اور اخلاقی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرستیں۔ اور مجالس کی طرف سے نمائندگان کے نام جن مجالس کی طرف سے تا حال مرکز میں نہیں بھجوائے گئے۔ قائدین و زعماء کرام جلد ہی امور مذکورہ کے متعلق مرکز میں اطلاع بھجوا دیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah